Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | یکم ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ، ۷ ماہ صلح ۱۳۵۲ہش، ۷ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۶ صلح۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ شکر کے معنے صرف زبان سے اس کے اظہار کے یا دل میں شکر کے جذبات پیدا ہو جانے کے نہیں ہیں بلکہ اسکے لئے ضروری ہے کہ انسان کو جو عملی قوتیں عطا ہوئی ہیں اُن سے بھی اس کا اظہار ہو۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے معنے یہ ہیں کہ اُس نے جو قوتیں ہمیں عطا کی ہیں اُنہیں اُسکے منشاء کے مطابق ہم خرچ کریں اور بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔

حضور نے فرمایا جماعت کے ان افراد کو جنہیں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکریہ کے طور پر اپنی عملی قوتوں کو دُوسروں کی نسبت زیادہ خدمت کے لئے صرف کرنا چاہیئے۔ حضور نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ موصیوں اور موصیات کی تنظیم قائم کر کے تعلیم القرآن کے سلسلے میں جو ذمہ داریاں اُن کے سپرد کی گئی تھیں انہیں اجتماعی رنگ میں پوری طرح ادا نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ سے تعلیم القرآن۔ تحریک وقف عارضی اور دیگر جماعتی تحریکات پر بھی اثر پڑا ہے۔ حضور نے فرمایا موصیوں اور موصیات کو فوراً اپنی تنظیمی خامیوں کو دُور کر کے ان فرائض کو ادا کرنا چاہیئے جو اُنکے سپرد کئے گئے ہیں تاکہ وہ حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندے بن سکیں۔

ربوہ ۶ ماہ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ آپ کو کھانسی، نزلہ، بخار اور دل کی دھڑکن کی کئی دنوں سے تکلیف ہے۔

احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

محترم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ اب تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام داؤد اکمل تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور صالح بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور اور ولولہ انگیز خطاب

جماعتی اخبارات و رسائل اور نئی شائع ہونیوالی کتب کو خریدنے، پڑھنے اور انکی وسیع اشاعت کرنے کی تحریک

(قسط نمبر ۵)

جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ۲۷ فتح (۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو بعد نماز ظہر و عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت درجہ ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اس میں حضور نے دیگر ضروری اور اہم امور کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ان غیر معمولی برکتوں اور فضلوں کا بھی خاص طور پر ذکر فرمایا جو گذشتہ دو سالوں میں جماعت کے مختلف مرکزی اداروں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید، فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور بالخصوص نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی مخلصانہ اور بے لوث مساعی کے نتیجہ میں وہ نازل فرما رہا ہے۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے احباب جماعت کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ نائیجیریا کی حکومت نے وہاں پر ہماری جماعت کو براڈکاسٹنگ سٹیشن کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور کے اس روح پرور خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور کی تشریف آوری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے دو بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے جبکہ جلسہ گاہ اور اس سے ملحقہ میدان نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کی خاطر بیٹھے ہوئے احباب سے پُر ہو چکے تھے۔ حضور نے سٹیج پر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں حضور کی تشریف آوری سے قبل محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ نے اُن موصیوں اور موصیات کے نام پڑھ کر سُنائے جو گذشتہ دو سالوں میں وفات پا گئے۔ آپ نے ان سب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی اس طرح جلسہ کی وہ غرض بھی پوری ہوئی جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا تھا کہ :۔

"جو بھائی اِس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا اِس جلسے میں اس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی" (آسمانی فیصلہ)

نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پُرجوش اسلامی نعروں کے درمیان کرسئی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے علم انعامی

کارروائی کا آغاز محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ جس کے بعد انصار اللہ مرکزیہ کے قائد عمومی مکرم نسیم سیفی صاحب کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کا علم انعامی بہترین کام کرنے پر مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کو عطا فرمایا۔ چنانچہ اِس مجلس کے زعیم اعلیٰ مکرم مولوی عبد المجید صاحب نے حضور کے دستِ مبارک سے یہ علم انعامی حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اِس مجلس کے لئے مبارک کرے۔ آمین

اِس موقعہ پر سال بھر کی کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس مجالس انصار اللہ کے نام بھی پڑھ کر سُنائے گئے۔

بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کو مجالس خدام الاحمدیہ میں سے بہترین کام کرنے پر اپنے دستِ مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔ اِس موقعہ پر اُن مجالس کے ناموں کا بھی اعلان کیا گیا جو دوم اور سوم رہیں اور حضور نے اپنے دست مبارک سے اُن کے عہدیداروں کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔ ان مجالس کے نام یہ ہیں :۔

مجلس مارٹن روڈ کراچی۔ مجلس لائل پور شہر۔

اس کارروائی کے بعد جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنائی۔ جس کے بعد اڑھائی بجے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔

رسول کریم ؐ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور آپؐ کے وجود باجود کی خاطر اللہ تعالیٰ نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ایک علامت، اسکی رحمتوں کی ایک شہادت اور اُسکے پیار کی ایک گواہی ہے

اہلِ ربوہ مسکراتے چہروں اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ جلسہ سالانہ پر آنیوالے مہمانوں کا استقبال کریں اور انکی ضرورتوں کا خیال رکھیں

اِن ایام میں اپنے رات اور دِن کو دُعاؤں سے اِس طرح معمور کردو کہ بعد میں آنیوالوں کے لئے آپ کا یہ زمانہ قابلِ فخر ہو

اب ہمیں ایک ایسی جلسہ گاہ کی ضرورت ہے جس میں کم از کم دو اڑھائی لاکھ آدمی بیٹھ سکیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۲۲؍ فتح ۱۳۵۱ھ؍ (مطابق ۲۲؍ دسمبر ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:۔

مَیں نے گزشتہ تین روز شدید سر درد کی تکلیف میں گزارے ہیں، جس کی وجہ سے بعض کاموں کا ہرج بھی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ آج تو کافی افاقہ ہے۔

دوست دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ پوری طرح صحت عطا فرمائے۔ کام تو ہمیشہ ہی اہم رہتے ہیں لیکن جلسہ سالانہ کے جو کام ہیں اور جلسہ سالانہ کی جو ذمہ داریاں ہیں، ان کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ باہر سے ہزاروں بلکہ ایک لاکھ سے قریب دوست تشریف لاتے ہیں (عملاً ایک لاکھ ۲۵ ہزار کا اجتماع ہوا) اُن سے ملاقات کرنے کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل جو جماعت احمدیہ پر ہر آن بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں، اُس کے متعلق اُن کو آگاہ کرنے کی ذمہ داری ہے۔ غرض نیکی کی باتیں، آئندہ کے پروگرام اور اسلام اور احمدیت کی بنیادی باتیں بتانی ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسی ذمہ داری ہے جو سال بسال آتی ہے مگر بڑی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ اِس لئے دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور صحت سے رکھے۔

یہ جمعہ اور اس کے بعد کا جو جمعہ ہے وہ جلسہ کے جمعے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے مہمان ہمارے لئے خوشیوں اور برکتوں کے سامان لے کر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں بیان ہوا ہے کہ آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ آپ کو دیکھنے والا ہر شخص آپ کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت کے آثار مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ گویا

مُسکرانا سُنّتِ نبوی ہے

اِسی واسطے مَیں نے پہلے بھی متعدد بار کہا ہے کہ مجھے بھی اور مجھ سے پہلوں کو بھی بڑے مصائب اور پریشانیوں میں سے گذرنا پڑتا رہا ہے۔ مگر ہماری مُسکراہٹ کوئی نہیں چھین سکا۔ جب جماعت نسبتاً چھوٹی تھی، اُس چھوٹی سی جماعت کو بھی اور اب جب کہ جماعت نسبتاً بڑی ہو گئی ہے (دُنیا کے لحاظ سے تو یہ اب بھی چھوٹی ہے) اِس نسبتاً بڑی جماعت کو بہت سی پریشانیوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ ہماری مخالفتیں ہوتی ہیں۔ ہمیں تنگ کیا جاتا ہے اور قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ہمارے خلاف منصوبے باندھے جاتے ہیں۔ احمدیت کے مخالفین کی یہ کوششیں اور منصوبے دراصل غلبۂ اسلام کی اِس مہم کے خلاف ہیں جو احمدیت کے ذریعہ جاری ہوئی ہے۔ غرض لوگ جانتے بُوجھتے یا ناسمجھی کی وجہ سے اُس جماعت کو دُکھ پہنچاتے ہیں جس پر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہے۔ مگر یہ تمام دُکھ اور تکلیفیں ہماری مُسکراہٹوں کو ہم سے نہیں چھین سکیں۔ اِس لئے کہ ہم تو

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے غلام

ہیں۔ اور آپ کے اُسوۂ حسنہ میں اپنی زندگی اور زندگی کے حُسن کو دیکھتے اور پاتے ہیں۔

پس یہ موقعہ ایک لحاظ سے امتحان کا ہے کیونکہ جب بہت دوست جمع ہو جائیں تو کچھ محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ کچھ فکر زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ کچھ آنے والے بھائیوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی کے علاوہ جماعت پر عموماً اور اہلِ ربوہ پر خصوصاً ایک زائد بوجھ پڑتا ہے۔ پھر بیچ میں کچھ منافق بھی ہوتے ہیں جو دُکھ دینے والی باتیں کرتے ہیں، وہ بھی سُننی پڑتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہماری مُسکراہٹوں کو چھینا نہیں جا سکتا۔ اِس لئے میں دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مُسکراتے چہروں اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ اپنے آنے والے بھائیوں کا استقبال کریں اور اُن کا پُورا خیال رکھیں۔

جلسہ سالانہ کے یہ ایام جو دوسری بات ہمیں یاد دلاتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا ایک وقت تھا مہدی معہود اکیلے تھے آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ میں تیرے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور لوگ تیری طرف اس کثرت سے رجوع کریں گے کہ راہیں ہموار نہیں رہیں گی۔ چنانچہ وہ شخص جو تن تنہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے ایک سے ہزار کر دیا۔ ہزار نہیں کیا بلکہ اُس ایک کو خدا تعالیٰ نے لکھو کھا کر دیا ہے اگر پختہ احمدی اور نیم احمدی ہر دو کو شامل کیا جائے تو اس وقت

جماعت کی تعداد

کروڑ سے اوپر نکل چکی ہے۔ گو اب بھی جماعت بہت تھوڑی ہے اور ہمیں اس کا اعتراف ہے لیکن یہ روز بروز ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ دُنیا اس حقیقت کو بھول گئی ہے جسے قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ تَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا" (الانبیاء ۴۵)

اور نتیجہ یہ نکالا تھا کہ گو ابھی ہلکی رفتار کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے مگر تدریجی ترقی ہوتی چلی جاتی ہے پس تمہارے اندر عقل ہو تو سوچو۔

"اَفَھُمُ الْغَالِبُوْنَ"

کیا اس کے بعد تم غالب آنے کا اور اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو ناکام کرنے کا نتیجہ نکالو گے۔ چنانچہ ایک

مسلسل ترقی کی راہ

ہے جس پر جماعت احمدیہ کا کارواں گامزن ہے۔ میں نے پہلے بھی اس حقیقت کو بیان کیا تھا کہ کوئی صبح ایسی طلوع نہیں ہوتی جو پہلے دن کی صبح سے جماعت کو زیادہ مضبوط نہیں دیکھتی اور زیادہ تعداد میں نہیں پاتی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ جلسہ الٰہی فضلوں کی ایک علامت اس کی رحمتوں کی ایک شہادت اور اس کے پیار کی ایک گواہ ہے۔

جو دوست جلسہ سالانہ پر باہر سے تشریف لاتے ہیں وہ بڑی قربانی کر کے آتے ہیں۔ اب مثلاً جہاں تک مالی لحاظ سے قربانی کا تعلق ہے ایک دوست جو کراچی سے آئے گا وہ اگر تیسرے درجہ میں بھی سفر کر کے آئے تو بھی فی کس سو روپے سے زیادہ خرچ آئے گا۔ غریب جماعت ہے۔ غریب احباب پر مشتمل جماعت ہے لیکن احباب جماعت ایک جنونی کیفیت کے ساتھ جلسہ کے دنوں میں الٰہی برکتوں کے حصول کے لئے مرکز کی طرف دوڑتے ہیں۔ یہ عشق کی ایک آگ ہے جو سلسلہ کی محبت کی ایک آگ ہے جو ہر سال اپنا ایک جلوہ دکھاتی ہے اسلئے کہ دعویٰ کرنیوالے نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں اس لئے مبعوث ہوا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دُنیا کے کونے کونے میں گاڑ دوں اور آپ کی محبت تمام بنی نوع انسان کے دل میں قائم کر دوں۔ چنانچہ یہ وجود مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے جس نے جماعت کے دلوں میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو پیدا کیا تھا۔ اس وجود سے اور اس محسن سے جماعت جلسہ سالانہ کے دنوں میں پیار کرنے کا عملی مظاہرہ کرتی ہے۔

پس جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے دوست بہت بڑی قربانی کر کے آتے ہیں وہ جب مرکز میں آتے ہیں تو جہاں ہمیں ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ ان کا استقبال کرنا چاہیئے وہاں اُن کے لئے بڑی دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ سفر میں بعض تکالیف بھی بعض دفعہ برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ سالانہ کے مسافروں کو سفر کی ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ اور خدا کرے کہ ان ایام میں جہاں اجتماعی دعائیں بڑی کثرت سے ہوں گی اور جہاں خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے بڑی کثرت سے جمع ہوں گے مرد بھی اور عورتیں بھی۔ اور جہاں خدا تعالیٰ کے حضور انسان بڑی کثرت سے عاجزانہ طور پر جھکے گا وہاں آسمانوں سے کثرت سے برکتیں بھی نازل ہوں گی۔ اس لئے دوست کثرت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ کو بھی اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو خدا تعالیٰ کی آواز کو سُن کر خدا کے لئے نہ کہ کسی دنیوی غرض کے لئے مرکز سلسلہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اُن کو بھی اُن بے شمار رحمتوں میں حصہ دار بنائے جو ہر آن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ اور کوئی شخص اپنی غفلت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول سے کلیتہً یا ایک حد تک بھی محروم نہ ہو جائے۔

غرض یہ دن بڑی دعاؤں کے دن ہیں۔

بڑی قبولیت دُعا کے دن

ہیں ان دنوں دعائیں بھی ہوتی ہیں اور بڑی کثرت سے ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ انکو سنتا اور بڑی کثرت سے قبول بھی فرماتا ہے۔ آخر ہم یہاں سلسلہ کے مرکز میں کیوں بیٹھے ہیں صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بیٹھے ہیں یہاں آنے والے کیوں آتے ہیں جبکہ یہاں نہ اُن کو کوئی دنیوی لذت اور نہ ان کو کوئی دُنیوی نفع حاصل ہوتا ہے۔ وہ صرف اس لئے آتے ہیں کہ وہ ہر سال اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں جماعت پر نازل ہوتی ہیں وہ اُن کے بعض نظارے اُن کی بعض جھلکیاں دیکھ لیں کیونکہ بے انتہا فضل نازل ہو رہے ہیں۔ وہ سارے ان چند دنوں میں تو بیان نہیں کئے جا سکتے وہ یہاں آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر ان کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دعاؤں کی توفیق عطا فرما دے۔ اور خدا کے فضل سے وہ مقبول دعاؤں کا درجہ پائیں ایسی دعائیں نہ ہوں جو رد کر دی جاتی ہیں۔

پس

مخلصین ربوہ کو چاہیئے

کہ وہ ان دنوں بہت دعائیں کریں اور جو لوگ احمدی ہونے کے باوجود ایمان میں کمزور ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعائیں کریں کہ الٰہی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کی جو بارش حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ آج دنیا میں نازل ہو رہی ہے وہ لوگ اپنی بے سمجھی کے نتیجہ میں ان سے محروم نہ رہیں۔ وہ بھی خدا کے لئے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے قربانیاں دینے والے ہوں۔

پس دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں اور کہہ رہا ہوں وہ یہی ہے کہ احباب ان ایام میں اپنے دن اور رات کو اپنی دعاؤں سے اس طرح معمور کر دیں کہ بعد میں آنے والوں کے لئے آپ کا یہ زمانہ موجب فخر ہو۔ خدا کرے آپ کی دعائیں اللہ کی رحمتوں کو جذب کرنے کا موجب بنیں اور اس کے فضل اور رحمتیں پہلے سے بھی زیادہ جماعت پر اجتماعی رنگ میں اور آپ پر انفرادی لحاظ سے نازل ہوں۔

تیسری بات جو میں اس وقت کہنا چاہتا ہوں اور جس کی طرف جلسہ کے انتظامات کی وجہ سے توجہ پیدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اب مرکز میں سٹیڈیم طرز کی جلسہ گاہ تیار ہونی چاہیئے۔ جب جلسہ سالانہ کے یہ دن گذر جاتے ہیں تو انسان دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ضروری اور توجہ طلب باتیں نظرانداز ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی ہیں۔ چونکہ

ایک وسیع جلسہ گاہ کی تعمیر کی ضرورت

بہت اہم ہے اس لئے میں احباب کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔

ایک لمبا عرصہ ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش پیدا کی کہ ایک ایسا بڑا ہال ہو جہاں لیکچروں کا انتظام کیا جا سکے اور جس میں ایک صد سامعین سما سکیں۔ آپ نے اُس زمانہ کی ضرورت کے مطابق فرمایا تھا۔ پھر ۱۹۲۵ء میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک کی کہ ایک لاکھ سامعین کے بیٹھنے کے لئے انتظام کیا جائے اور آج خلیفۃ المسیح الثالث تمہیں کہتا ہے کہ اس وقت ہمیں ایک ایسی جلسہ گاہ کی ضرورت ہے جس میں کم از کم دو اڑھائی لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق ہے اور وہ عملاً یہ کام کر سکتے ہیں یعنی یہ محض ایک خواب و خیال والی بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی تجویز ہے جو ممکن الحصول ہے اس کی طرف جماعت احمدیہ کو توجہ دینی چاہیئے اور سٹیڈیم کی شکل کی کوئی ایسی جلسہ گاہ بن جانی چاہیئے جو ایام جلسہ میں دو اڑھائی لاکھ مردوں اور عورتوں (دونوں کے لئے جلسہ گاہ اکٹھا کرنا پڑے گا بیچ میں پردے کا انتظام ہو جائے گا) کے لئے بیٹھنے کا انتظام ہو جائے۔ یعنی سٹیڈیم کی طرز پر بنی ہوئی سیڑھیاں اور زمین پر کم از کم دو اڑھائی لاکھ نفوس کے بیٹھنے کی گنجائش ہو کیونکہ جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد جس رفتار سے بڑھ رہی ہے اگر ہم نے

آج کی ضرورت کے مطابق

کوئی سٹیڈیم بنا لیا تو پانچ سال کے بعد وہ بھی چھوٹا ہو جائے گا۔ اس واسطے اس سلسلہ میں اگلے دس سال کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنا پڑے گا دس سال کے بعد خدا تعالیٰ جماعت کو یہ توفیق دے گا کہ اس وقت کی جماعت اس سے بھی بڑا سٹیڈیم بنا لے گی۔ لیکن اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں دو اڑھائی لاکھ آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش رکھنے والا سٹیڈیم درکار ہے۔ اس کے لئے جو خرچ ہے وہ تو مجھے اپنے رب کریم پر امید ہے کہ مل جائیگا لیکن جو کام ہمارے کرنے کے ہیں۔ مثلاً اچھے نقشے تیار کرائے جائیں۔ ایسے نقشے ہوں جن میں ضرورت کا خیال رکھا جائے اور نمائش کا خیال رکھا جائے۔ ایسے نقشے ہوں جن کے مطابق ہم آسانی سے عمارت کھڑی بھی کر سکتے ہوں ایسے نقشے ہوں کہ جن کے مطابق عمارت کو بتدریج ہر سال بڑھایا جا سکے۔ یعنی پہلے سال پورا سٹیڈیم مکمل کرنے کی بجائے تدریجاً مکمل کرنیکی گنجائش ہو یعنی پہلے سال جو حصہ بن جائے اگلے سال اس میں کچھ اور اضافہ ہو جائے اس سے اگلے سال اور بڑھا دیا جائے۔ تاہم یہ کام تو ڈرافٹسمین (DRAFTSMAN) اور انجینئرز کی لیاقت پر منحصر ہے۔ ان کو سوچنا چاہیئے اور جماعتی نظام کو یہ کام کروانا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگلے سال خواہ عارضی طور پر جس طرح اس دفعہ جلسہ گاہ میں بڑھیال بنائی گئی ہیں اس طرح کا انتظام کر دیا جائے لیکن

ایک بڑی جلسہ گاہ کا انتظام

ہو جانا چاہیئے۔

جس وقت مسجد اقصےٰ بن رہی تھی تو ہمارا خیال تھا کہ سامنے کا صحن نمازیوں کے لئے کافی ہوگا لیکن بہت سی ضرورتیں نظر انداز کر کے مشکل سے اس دفعہ بیچ میں سے ایک جگہ نکالی گئی ہے۔ اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ مسجد کا صحن بڑا ہو اس لئے ہمیں مسجد کا موجودہ صحن آگے لے جانا پڑے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ عام جمعوں کے موقعوں پر گو یہ مسقف حصہ بھر جاتا ہے لیکن صحن والا حصہ پوری طرح نہیں بھرتا لیکن ہماری بہنوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ان کے لئے اوپر گیلری میں جو جگہ بنائی گئی تھی وہ ان کے لئے ناکافی ہے۔ پچھلے یا پچھلے سے پچھلے جمعہ ان کے لئے نیچے صحن میں قناتیں لگا کر جو جگہ بنائی گئی تھی وہاں ان کو خطبہ کی آواز ہی سنائی نہیں دیتی تھی وہ اس پر بڑی سیخ پا ہوئیں اور اُنکا گلہ جائز تھا کہ نظارت اصلاح و ارشاد نے ہمارے لئے جگہ تو بنا دی لیکن آواز پہنچانے کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا۔ غرض سامنے باہر جو کھلا میدان ہے (جس میں اس وقت جلسہ گاہ بن رہی ہے) یہ تو مسجد کا حصہ بن جائے گا۔ ممکن ہے یہ جو موجودہ شکل ہے آئندہ جو مسجد بنے۔ اس کا نصف حصہ یہ ہو اور نصف ہمیں اور بنانا پڑے۔ اس لئے یہ جگہ تو جلسہ گاہ کے لئے ٹھیک نہیں دوسرے جیسا کہ وہ سٹیڈیم جو میرے ذہن میں ہے اور جس کا میں نے اظہار بھی کیا ہے۔ یعنی دو اڑھائی لاکھ سے زیادہ سامعین کے بیٹھنے کی جگہ ہونی چاہیئے اس کے لئے زمین بھی زیادہ درکار ہے۔ سردست جگہ کا انتخاب کر کے کام شروع کر دینا چاہیئے۔

منارۃ المسیح ہال

بنانے کی تجویز شوریٰ میں پاس ہو چکی ہوئی ہے۔ اس مد میں کچھ پیسے جمع بھی ہوئے تھے۔ وہ موجود ہیں۔ گو تھوڑے سے ہیں لیکن بڑی برکت والے پیسے ہیں۔ بڑی دیر سے خزانے میں پڑے برکتیں سمیٹ رہے ہیں غرض اس جمع شدہ رقم کے ذریعے انشاء اللہ کام کی ابتداء ہو جائیگی

پس جماعت کو اس سٹیڈیم کی تعمیر کی طرف جلدی میں عملی اقدام کرنا چاہیئے ورنہ پھر بھول جائیں گے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ آئندہ سال جلسہ سالانہ کے دو جمعوں میں سے پہلے جمعہ میں پھر مجھے اسی قسم کی باتیں

جماعت کے سامنے

کرنی پڑیں۔ اس لئے کام شروع کر دینا چاہیئے کیونکہ جو کام شروع ہو جاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم بھی ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن جو کام شروع ہی نہ ہو۔ اس کے خاتمہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس کام کا آغاز نہیں اس کا انجام بھی کوئی نہیں کیونکہ آغاز حرکت پیدا ہونے کا نام ہے اور انجام، اس حرکت کا مطلوب و مقصود اپنے آخری نقطہ تک پہنچ جانے اور اس کے حصول کا نام ہے یہی اصول ہماری ہر ظاہری حرکت اور ہمارے ہر کام میں کارفرما ہوتا ہے غرض ہر کام کا ایک آغاز ہے اور ہر کام کا

بفضل خدا

ایک انجام ہے۔ تاہم میں یہ نہیں کہتا کہ ہر کام کا انجام ضرور ہوتا ہے کیونکہ بہت سے ایسے کام بھی ہیں جن کو انسان بیچ میں چھوڑ دیتا ہے۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلوں کا وارث نہیں بن سکتا اور ناکام ہو جاتا ہے لیکن حقیقتاً اور اصولی طور پر کوئی ایسا انجام نہیں جس کا آغاز نہ ہو۔ پس یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بہت سے ایسے آغاز ہیں جن کا کوئی انجام نہیں لیکن کوئی ایسا انجام نہیں جس کا آغاز نہ ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے کہ تم اپنے انجام بخیر ہونے کے لئے کثرت سے دعا کیا کرو۔ جو کام تم نے اپنی زندگی میں پورے شعور کے ساتھ شروع کیا یعنی خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کو پانے کا کام اور وہ جو

ایک زبردست مجاہدہ

اسلام میں شروع ہوا ہے ہر فرد اس میں اپنے انجام کو پہنچے۔ ایسا نہ ہو کہ بیچ میں وہ ایمانی لحاظ سے کمزور ہو جائے یا ٹھوکر کھا جائے یا دنیا کی دلدل میں پھنس جائے اور دنیا اسے اپنی طرف کھینچ لے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو بھول جائے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیار سے محروم ہو جائے۔

پس اگر انجام بخیر ہو تو گویا وہ آغاز کامیابی کے انجام کو پہنچ گیا۔ ہمارا ہر کام چونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے کی ایک کوشش ہے ہمارا ہر آغاز اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوششوں کے لئے ایک ممد حرکت ہے۔ اس لئے

مجوزہ سٹیڈیم نما جلسہ گاہ

بنانے کے لئے حرکت پیدا ہو جانی چاہیئے یعنی جلسہ سالانہ کے معاً بعد جنوری سے کام شروع ہو جانا چاہیئے تاکہ آئندہ سال کسی نہ کسی شکل میں ہمیں وہ جلسہ گاہ نظر آئے جو ہمارے بزرگ محترم اور محبوب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی۔ اور جو آپ ہی کے طفیل ہماری بھی خواہش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو میں نے تعداد بتائی ہے یعنی دو لاکھ یا اس سے زیادہ۔ چار پانچ سال کے اندر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد انشاء اللہ دو اڑھائی لاکھ تک پہنچ جائے گی شاید زیادہ سے زیادہ دس سال تک جائیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ پانچ سال میں ایک اتنی بڑی جلسہ گاہ کی ضرورت پیدا ہو جائے گی جس میں دو اڑھائی لاکھ سامعین بیٹھ سکیں۔

اس سٹیڈیم کی تعمیر کے ساتھ ہماری ایک اور ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔ میں کل قیام گاہوں کا نقشہ دیکھ رہا تھا جسے دیکھ کر میں بڑا پریشان ہوا۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ ایسی جماعتیں بہت بڑی تعداد میں جلسہ سالانہ میں شامل ہوتی ہیں جو اکٹھی ٹھہرتی ہیں ان کے ٹھہرانے کے لئے مہمانوں کی نسبت سے ہمارے پاس جو عمارتیں ہیں وہ بہت تھوڑی اور چھوٹی رہ گئی ہیں۔ اسیطرح

مستورات کی قیام گاہیں

بھی ایک تو تھوڑی ہو گئی ہیں اور دوسرے چھوٹی ہو گئی ہیں اگر سٹیڈیم کی طرز پر جلسہ گاہ بنائیں تو اس میں ہمیں رہائش کے لئے شاید اس سے زیادہ مسقف حصہ مل جائے جتنا اس وقت جماعت کی عمارتوں میں میسر آتا ہے۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں اس سے دگنی مکانیت میسر آجائے گی کیونکہ ایک بہت بڑے سٹیڈیم میں رہائش کی بھی گنجائش نکل سکتی ہے۔

پس سٹیڈیم نما جلسہ گاہ کی اس وقت بڑی ضرورت ہے دس دن پہلے کی بات ہے مجھے یہ اطلاع دی گئی کہ سارے ربوہ کے کئی ہزار مکانوں میں سے صرف تیس مکانوں میں افسر جلسہ سالانہ کو مہمانوں کے ٹھہرانے کیلئے کوئی جگہ ملی ہے جگہ اس لئے تھوڑی ملی ہے کہ ہر دوست

کے گھر میں اس کے اپنے مہمان آرہے ہیں۔ اس صورت میں وہ افسر جلسہ سالانہ کے ساتھ کیا تعاون کرے گا۔ کل ہی میری ایک ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ میں اپنی چھوٹی چند ماہ کی نواسی کو لے کر اس سردی کے موسم میں خیمہ میں جا رہی ہوں اس لئے کہ مہمان اتنے آرہے ہیں کہ میرے لئے کوئی کمرہ بچتا ہی نہیں۔ اب جس مکان میں صاحب خانہ کے لئے کوئی کمرہ نہیں بچا ظاہر ہے اس مکان سے افسر صاحب جلسہ سالانہ کو تو کوئی کمرہ نہیں مل سکتا۔

پس رہائش کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے ہمارا وہ عارضی انتظام جس کے ماتحت بعض دوست اپنے گھروں کے کمرے

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ

کو دے دیا کرتے تھے وہ انتظام کمزور ہو رہا ہے تاہم وہ انتظام اس لئے کمزور نہیں ہو رہا کہ اہل ربوہ کے اخلاص میں کمی آگئی ہے بلکہ اس لئے کمزور ہو رہا ہے کہ ان کے اخلاص میں زیادتی ہو گئی ہے جہاں پہلے وہ اپنے گھر میں دو گھرانوں کو ٹھہراتے تھے وہاں اب وہ چار چار پانچ پانچ گھرانوں کو ٹھہرانے لگے ہیں۔

غرض اس لحاظ سے یعنی مکان میں وسعت نہ ہونا یہ بات بڑی فکر پیدا کرنے والی ہے آخر ہمارے جو مہمان آئیں گے ان کو اس سردی میں سر چھپانے کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ تو دینی پڑے گی وہ ہم سے چارپائیاں نہیں مانگتے وہ تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمیں نیچے زمین پر سونے کے لئے پرالی یا کسیر بچھا دو۔ پہلے ہم بامر مجبوری دبّ کے چبھنے والے پتے یا گنے کے چھلکے وغیرہ نیچے بچھانے کے لئے دیتے رہے ہیں دوست ان پر بھی خوشی خوشی گزارہ کر لیتے تھے لیکن اب چونکہ ہمارے قرب و جوار میں چاول پیدا ہونے لگ گیا ہے اس لئے پرالی نسبتاً آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہے چنانچہ ہمارا ایک لکھ پتی دوست بھی یہ کہتا ہے کہ مجھے پرالی دے دو۔ وہ یہ بھی نہیں کہتا کہ مجھے مکان دو، اور نہ یہ کہتا ہے مجھے بڑا کمرہ دو۔ وہ تو یہ کہتا ہے کہ مجھے سر چھپانے کے لئے کوئی چھوٹا سا کمرہ دے دو جس میں ہم خاندان کے آٹھ دس افراد زمین پر لیٹ کر گزارہ کر لیں گے۔

پس ہمارے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا یہ مطالبہ نہ صرف یہ کہ معقول ترین ہے بلکہ اس سے کم کا مطالبہ ہو ہی نہیں سکتا اور اس سے زیادہ ہم ان کو دے بھی نہیں سکتے وہ تھوڑے پر خوش ہیں اور ہم زیادہ نہ دینے پر مجبور ہیں۔ وہ خوش ہیں کہ گزارہ کے لئے رہائش مل گئی اور ہم مجبور ہیں کہ ہم ان کو زیادہ جگہ نہیں دے سکتے۔ لیکن جتنا آرام ملنا چاہیئے وہ تو ضرور ملنا چاہیئے۔ اس سردی میں ہم اُن کو یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ باہر ٹھہرو ممکن ہے بعض صحت مند نوجوان ایک کمبل کی بجائے دو کمبل اوڑھ کر باہر بھی ٹھہر جائیں آخر فوجوں کو بھی تو اسیطرح باہر ٹھہرنے کی مشق کرائی جاتی ہے لیکن ہر عمر اور ہر صحت کے مرد، عورتیں اور بچے تو باہر نہیں ٹھہر سکتے۔

پس اگر ہم سٹیڈیم کی طرز کی جلسہ گاہ بنائیں گے تو اس سے کسی حد تک یہ ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ جب جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل کا کچھ حصّہ بن رہا تھا اور کچھ حصّہ ابھی نہیں بن رہا تھا تو میں نے پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ سے کہا تھا کہ جو حصہ نہیں بن رہا اس کو بھی بنا دو۔ اس وقت اگرچہ وہ بھی کہتے تھے کہ ہمیں بھی دوسرے [illegible] (ونگ) کی بڑی ضرورت ہے لیکن میرے دل میں ان کی ضرورت کا اتنا احساس پیدا نہیں ہوا جتنا میرے دل میں اپنے جلسہ سالانہ کے

مہمانوں کی ضرورت کا احساس

پیدا ہوا۔ چنانچہ میں نے پرنسپل صاحب سے کہا کہ ہم آپ کو پچاس ساٹھ ہزار روپیہ اور دے دیتے ہیں۔ آپ دوسرے حصّہ کو بھی جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے بنوا لیں، چنانچہ وہ بھی مکمل ہو گیا ہے اب تیسرا ونگ بھی انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا اسیطرح گو ہماری اور کئی عمارتیں بنتی رہتی ہیں۔ لیکن ضرورت چونکہ بہت زیادہ ہے اس لئے ناکافی ہوتی ہیں۔ اس واسطے اگر ہم سٹیڈیم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرز کی جلسہ گاہ بنائیں گے تو اس میں ہماری یہ ضرورت بھی کسی حد تک پوری ہو جائے گی۔ پھر عام سٹیڈیم کی جو شکل ہوتی ہے اور جس کے متعلق میں چند ہفتوں سے غور کر رہا ہوں، وہ بھی ہماری ضرورت کو کماحقہ پورا نہیں کرتی۔ اس واسطے کہ جو عام سٹیڈیم ہوتے ہیں اگر اس کے اندر کرکٹ کا میچ ہوتا ہے تو ہر شخص کی نگاہ کا مرکز وہ ساری گراؤنڈ ہے جس میں کرکٹ کھیلا جا رہا ہے اس واسطے وہ تو ایک خاص شکل ہے۔ اس میں وہ گراؤنڈ ہر ایک کو نظر آ رہی ہوتی ہے لیکن جلسہ گاہ کا مرکز نگاہ مقرر ہے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ دو تین فٹ کا ایک نقطہ ہے۔ وہ تین فٹ ضرب تین سو فٹ یا چار سو فٹ ضرب آٹھ سو فٹ کا نقطہ نہیں ہے بلکہ وہ تو بالکل چھوٹی سی جگہ ہے اس واسطے ہمیں اپنے اس سٹیڈیم (جو عام سٹیڈیم کا بھی کام دے گا کیونکہ سارا سال ہم نے اس سے فائدہ بھی اٹھانا ہے) کے بنانے کی اصل غرض (جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کرنے کی) ہے۔ اس کے مطابق نقشہ بننا چاہیئے اور پھر وہ زمین ہوگی وہاں کھیلیں بھی ہوں گی وہاں باہر سے بھی جو ٹیمیں آتی ہیں یعنی غیر ممالک سے، ہم ان کو بھی یہاں بلا سکیں گے۔ ہم نے کسی نہ کسی بہانے دوسرے لوگوں کو مرکز سلسلہ میں کھینچ کر لانا ہے تاکہ وہ یہاں آکر دیکھیں۔ بہت سے دوست آتے رہتے ہیں یہ نہیں کہ وہ آتے ہی احمدی ہو جاتے ہیں لیکن وہ کسی نہ کسی رنگ میں اثر ضرور لیتے ہیں۔ ہماری ترقی کا راز اور

ہماری کامیابی کا انحصار

تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ جو بالکل دہریہ ہیں یعنی خدا کو نہیں مانتے جب انہوں نے یہاں آکر کچھ دیکھا تو اگرچہ وہ اس چیز کو پہچان نہیں سکے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مرہون منت ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے لیکن جب انہوں نے یہاں آکر دیکھا تو ان کے مونہہ سے بے ساختہ نکلا کہ تم ضرور کامیاب ہو گے گو ہمیں تو پتہ ہے کہ ہماری کامیابی کا انحصار محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ہے۔ لیکن انہوں نے خدا کو تو پہچانا نہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے کی ایک جھلک ان دھندلی آنکھوں کو بھی نظر آ گئی۔ انہوں نے نتیجہ صحیح نکالا۔ گو اس کی صحیح وجہ ان کے ذہن میں نہیں آئی۔ لیکن انہوں نے نتیجہ صحیح نکالا۔ پس ہم تو ایک کمزور جماعت ہیں۔ ہم ایک غریب جماعت ہیں۔ ہم بے سروسامانی کی حالت میں زندگی گزارنے والی جماعت ہیں۔ ہمیں سیاسی اقتدار حاصل نہیں اور نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ یہ ساری چیزیں مسلّم ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم جیتیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے بھی ہیں اور ہماری جماعت

من حیث الجماعت

یہ کوشش کر رہی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں ایسی قربانیاں پیش کرے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پیار اور رحمت کے جلوے دکھایا کرتا

پس اصل چیز یہ ہے کہ اس کا نقشہ ایسا ہونا چاہیئے جو ہماری جلسے کی ضرورت کو پورا کرے۔ اس کے علاوہ یہ ہمارے لئے سٹیڈیم کا کام بھی دے گو اس کی شکل دنیا کے عام سٹیڈیم سے ذرا مختلف ہو گی لیکن ایک نئی چیز ہم دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہوں گے اور اس طرح ربوہ کے اندر

غیروں کی توجہ جذب کرنے کا ایک ذریعہ

ہم پیدا کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کے سٹیڈیم کی طرز کی جلسہ گاہ تیار کرنے کی جلد توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانے تو بھرے ہوئے ہیں اور وہ بڑا عظیم دیالو بھی ہے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ کی تقریر میں آپ کو بتاؤں گا کہ وہ کس طرح جماعت پر اپنے فضلوں کو نازل کر رہا ہے۔ کسی ناشکرے کے لئے ناشکری کی کوئی وجہ اس نے نہیں چھوڑی مگر وہ بڑا ہی بدبخت احمدی ہے جو پھر بھی ناشکری کا جذبہ دل میں رکھتا یا ناشکری کا فقرہ اپنی زبان پر لاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے کمزور ایمان پر بھی رحم فرمائے

بہر حال وہ بڑا دیالو ہے ہمیں اس کی سخاوت اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(پس اس جمعہ میں جو جلسہ کے دو جمعوں میں سے پہلا ہے بعض باتیں میں نے بتا دی ہیں۔ ایک بات میں دہرا دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ہمیشہ مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی آپ لوگ بھی چونکہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی

پر فخر کرنے والے ہیں۔ آپ کے چہروں پر بھی ہمیشہ مسکراہٹ رہنی چاہیئے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ دنیا کے بڑے بڑے بہادروں کے چہروں پر انقباض کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ آپ کے چہروں پر اس وقت بھی مسکراہٹیں ہی کھیلتی رہنی چاہئیں کیونکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس شخص کو ایک دفعہ بشاشتِ ایمانی عطا فرمائے۔ وہ شیطان کے کامیاب حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے (شیطان کے حملے تو ہوتے رہتے ہیں لیکن وہ بالعموم کامیاب نہیں ہوتے) تو وہ بشاشت دراصل یہ مسکراہٹ ہے جو چہروں پر کھیلتی رہتی ہے۔ یہ مسکراہٹ جہالت کا نتیجہ نہیں ہوتی یہ مسکراہٹ غرور اور تکبّر کا نتیجہ نہیں ہوتی۔ یہ مسکراہٹ کم فہمی کا نتیجہ نہیں ہوتی بلکہ یہ وہ مسکراہٹ ہوتی ہے جو بچے کے مونہہ پر اس وقت آتی ہے جب وہ اپنی ماں کی گود میں بیٹھا ہوا اس کے پیار کو حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ پس وہ مسکراہٹ ہر وقت آپ کے چہروں پر بھی رہنی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا ہے اور اس نے تمہیں کہا کہ اگر آگ بھی بھڑکائی جائے گی تو اس سے ڈرنا نہیں کیونکہ ہم نے اس آگ کو تمہارا غلام بنا دیا ہے پس دیکھو اللہ تعالیٰ ہم سے کتنا پیار کرنے والا ہے اس لئے ہمیشہ ہمارے چہروں پر مسکراہٹ رہنی چاہیئے۔ اس

جلسہ کے موقع پر

خصوصاً اس بات کا خیال رکھیں۔ آنے والوں سے مسکرا کر بات کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسکرا کر ان کے کام کریں اور جس کو تھوڑی بہت ضرورت پڑے اس کی ضرورت کو مسکراہٹوں کے جھرمٹ میں لے آئیں تو وہ رہیں تسلی پا جائے گا۔ کوشش بھی کریں۔ میں نے دوبارہ یاد دہانی کرادی ہے۔ میں دُعا تو کرتا ہی رہتا ہوں جمعہ میں بھی کروں گا اب اس وقت بھی زبانی چند دعائیہ فقرات کہہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ہمیشہ ہی یہ توفیق دیتا چلا جائے کہ ہمارے چہروں سے دُنیا کا کوئی منصوبہ اور تدبیر مسکراہٹیں نہ چھین سکے

اور اللہ تعالےٰ نے جماعت کو جس مقصد کے حصول کے لئے پیدا کیا ہے اس میں اسے کامیاب کرے اور وہ دن جلد آئے جب ساری دُنیا میں اسلام پھیل جائے اور ساری دنیا میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے محسنِ اعظم ہیں کی محبت پیدا ہو جائے اور آپ کے حسن و احسان کے بڑے حسین اور نورانی جلووں کو ساری دنیا دیکھنے اور پہچاننے لگ جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خوبصورت، اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں، دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد چنیوٹ پرانا اڈہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات
ملفوظات مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ہدیہ نوّے روپے علاوہ محصول ڈاک جلد اوّل اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۱/- روپے
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون نمبر ۴۸۱

کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے!
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۲۵۲۳ پر تشریف لائیں
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۴۳۸

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
تحریک جدید ماہنامہ ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف دو روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
کی آرام دہ بسوں پر سفر کیا کریں (مینیجر)

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
سادہ و جڑاؤ زیورات
اور چاندی کے خوش نما سیٹ و برتن کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ ہال روڈ لاہور فون نمبر ۵۲۳۲۶

بے زبان جانور آپ کا قیمتی سرمایہ ہیں انہیں بیماری سے محفوظ رکھیں ہماری ہاں جانوروں کی ہر بیماری کے لئے سستی اور کامیاب مجرب دوائیں تیار کی جاتی ہیں۔ مرغیوں کے لئے بھی دوائیں بنائی جاتی ہیں۔ شفائے اپھارہ شفقی اور برسیم سے ہونے والے خطرناک اپھارہ کے لئے مجرب ترین دوا ہے قیمت فی پیکٹ ۵، پیسے ۱/- درجن ۶/- دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ معاف، فہرست ادویہ مفت حاصل کریں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ
بشارت مارکیٹ نزد ایوان محمود ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا قیمت چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ نواب شاہ ۵۲۳ گول کچہری بازار لائل پور ربوہ ۴۵۲

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا۔ مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ملہر بالمقابل ایوان محمود ربوہ

جرمولین رجسٹرڈ
نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے
زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ
حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور فون ۵۲۳۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے اسی ویں جلسہ سالانہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

بقیہ صفحہ اوّل

سارے عالم کو پیدا کیا یہی وجہ ہے کہ آپ کی برکات ماضی کی طرف بھی اسیطرح بہہ رہی ہیں جس طرح وہ مستقبل کی طرف جاری وساری ہیں آپؐ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور شریعت قرآنیہ کو پورے جلال اور پوری ہمہ گیری کے ساتھ تا قیامت بھیجا گیا ہے۔ آپ کے ذریعہ جو جسمانی مادی اخلاقی اور روحانی برکات دنیا میں نازل کی گئی ہیں انہیں کے ظہور کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہر زمانہ اور ہر دور میں اسلام کو ایسے فدائی خدام عطا کئے جو اپنے زمانہ اور اپنے مقام کے لحاظ سے علیٰ قدر مراتب اسلام کی خدمت کرتے رہے سب سے بڑا زمانہ ان میں سے ان مجددین امت کو ملا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہر صدی کے سر پر مبعوث ہوتے رہے کیونکہ ان کی خدمت کا زمانہ ایک صدی پر محیط تھا۔ آخر تیرہ سو سال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اس مہدی معہود کا ظہور ہوا جو اسلام کا عظیم خادم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم روحانی فرزند تھا اور جس کی خدمت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور ساری دنیا پر احاطہ کئے ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کتب تحریر فرمائیں اور ان میں قرآن کریم کی جو تفسیر بیان فرمائی اس میں ان تمام مسائل کا حل موجود ہے جو معاشرتی، اقتصادی اخلاقی اور روحانی اعتبار سے آج دنیا کو درپیش ہیں۔

جماعت احمدیہ میں شائع ہونے والا تازہ لٹریچر

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ میں ہر سال جو نیا لٹریچر شائع ہوتا ہے وہ بھی بنیادی طور پہ قرآن کریم کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے لٹریچر سے استفادہ کا نتیجہ ہوتا ہے اس لئے اس کی ضرورت وافادیت بھی ظاہر وباہر ہے اس لٹریچر کا کچھ حصہ کتب پر مشتمل ہے اور کچھ اخبارات ورسائل کی شکل میں شائع ہوتا ہے اور کچھ تاریخی مواد پر مبنی ہوتا ہے اپنی اپنی جگہ یہ سارے حصے ہی ضروری اور اہم ہیں اور اس قابل ہوتے ہیں کہ جماعت کے دوست بکثرت خریدیں انہیں پڑھیں اور پھر ان سے فائدہ اٹھا کر دنیا کی رہنمائی کریں۔ اس کے بعد حضور نے جماعت میں شائع ہونے والے اخبارات ورسائل اور نئی کتب کا ذکر فرمایا اس ضمن میں سب سے پہلے حضور نے تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم اور تاریخ احمدیت جلد ۱۳ کا ذکر کیا جو حال ہی میں شائع ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ دونوں تاریخی کتابیں ہماری جماعت کی نوجوان نسل کو اور ان دوستوں کو جو جماعت میں نئے شامل ہوئے ہیں ضرور پڑھنی چاہئیں اس سے انہیں یہ علم ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت پر کتنے فضل کئے ہیں اور اس علم کے بعد وہ علی وجہ البصیرت اپنے رب قدیر کی حمد کرنے لگیں گے۔ اس کے علاوہ ہر تاریخ اگلے زمانہ کے لئے سیڑھی کا کام بھی دیتی ہے اس لحاظ سے بھی نئے آنے والوں کو اپنی تاریخ کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے روزنامہ الفضل کا ذکر کیا اور فرمایا اس کی اشاعت اتنی نہیں ہے جتنی کہ ہونی چاہیئے احباب کو اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ رسالہ تحریک جدید بیرونی ممالک میں ہماری تبلیغی مساعی کو پیش کرتا ہے اور ایک خاص طبقہ میں اس کی اشاعت بہت مفید ہو سکتی ہے ماہنامہ انصار اللہ جو الوں کے جوان یعنی انصار اللہ سے تعلق رکھتا ہے اسکی توسیع اشاعت میں بھی جماعت کو دلچسپی لینی چاہیئے۔ ماہنامہ خالد خدام کا رسالہ ہے۔ تشحیذ الاذہان بچوں کے لئے جاری کیا گیا ہے اسیطرح ماہنامہ الفرقان ہے۔ دوستوں کو ان سب رسالوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نظارت اشاعت لٹریچر وتصنیف کی طرف سے تفسیر کبیر (از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تعالےٰ) کے مختلف اقتباسات پر مشتمل ایک اہم کتاب "اسلام —— غریبوں اور یتیموں کا محافظ" کے زیر عنوان شائع کی گئی ہے جسے موجودہ حالات میں کثرت کے ساتھ ملک میں اور بالخصوص ملک کے سیاست دانوں میں تقسیم کیا جانا چاہیئے تاکہ انہیں یہ علم ہو کہ اسلام نے غریبوں اور یتیموں کے حقوق کا کس طرح تحفظ کیا ہے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے مختلف اداروں کی طرف سے شائع کردہ مندرجہ ذیل کتب کو بکثرت خریدنے بغور مطالعہ کرنے اور پھر ان کی وسیع اشاعت کرنے کی طرف احباب جماعت کو مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔

کتب شائع کردہ نظارت اشاعت لٹریچر وتصنیف

۱۔ چشمہ معرفت از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۔ احمدیت (قادیانیت مؤلفہ مولوی ابوالحسن ندوی کا جواب) از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

۳۔ علمی تبصرہ (مودودی صاحب کے کتابچہ "ختم نبوت" کے جواب میں)

۴۔ شان مسیح موعود علیہ السلام (از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری)

کتب شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ

۱۔ روحانی خزائن جلد ۳ ۲۔ روحانی خزائن جلد ۵ ۳۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲

۴۔ لیکچر لاہور۔ ۵۔ تجلیات الٰہیہ۔ (تصنیفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۶۔ ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) از حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ

۷۔ الحق المبین فی تفسیر خاتم النبیین (از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری)

کتب شائع کردہ ادارۃ المصنفین ربوہ

۱۔ تاریخ احمدیت جلد ۱۲ ۲۔ جامع صحیح مسند بخاری جز ۱۳۔

۳۔ تاریخ احمدیت جلد ۱۳

۴۔ تفسیر سورۃ آل عمران وسورۃ نساء بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

متفرق کتب

۱۔ تحدیث نعمت (خودنوشت سوانح حیات محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ)

۲۔ میری والدہ۔ (از محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ)

۳۔ زنجیر گل۔ (منظوم کلام محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل) مرتبہ لطیف احمد قریشی

(باقی)

ڈاکٹر صاحبان وکیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ متوجہ ہوں

شاہد مارکیٹ رحمت بازار ربوہ میں ایک بہت ہی اچھے موقع پر جو کہ بزنس کے لئے نادر موقع ہے

منصور میڈیکل ہال ڈسپنسنگ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ

کی دکان برائے فروخت ہے خواہشمند حضرات موقع پر تشریف لادیں۔ پروپرائٹر چونکہ ملک سے باہر جا رہے ہیں اس لئے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔

المشتہر منصور احمد خان پروپرائٹر منصور میڈیکل ہال ڈسپنسنگ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ رحمت بازار ربوہ

بیاض نور الدین

یہ طبی کتاب حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح اوّل طبیب شاہی ریاست جموں وکشمیر کی تصنیف ہے آخر میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ صفحات ۲۰۰ کاغذ سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب قیمت ہر دو حصہ یکجا مجلد سنہری ۱۲/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ

شوکت بکڈپو چیمبر ڈٹا ھرڈ لر چوک گجرات

سرگودھا سے گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ سے سرگودھا

کے لئے وقت کی پابند

کراؤن بس سروس پر

اعتماد کے ساتھ سفر کیجئے۔

(مینجر)

ولادت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مورخہ ۱۸-۱۲-۷۲ بعد سعادت لڑکا تولد ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود کا نام رفیق عزیز رکھا ہے۔ احباب کرام زچہ بچہ کی صحت وعافیت کے لئے دعا فرمائیں (عبدالعزیز ایجنٹ الفضل گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴